S_1997_3_356_365

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

رام بھائی ناتھ بھائی گاندھوی اور دیگر

بنام۔

ریاست گجرات

6 اگست 1997

ڈاکٹر اے۔ایس۔آنند اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز

فوجداری قانون:

مجموع ضابطہ فوجداری، 1973:

دفعہ 197 - جرم کا ادراک - عدالت کا فرض - استغاثہ کے لیے کوئی جائز منظوری کا حکم نہیں - منعقد ہوا، عدالت کو نوٹس لینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 - دفعہ 204 - مقدمہ چلانے کا حکم - دماغ کا استعمال نہ کرنا، ٹاڈا کی دفعہ 20 اے کے تحت درست نہیں ہے۔

آرمز ایکٹ، 1959 ٹی اے ڈی اے کے تحت دفعہ 25 ٹرائل کو درست منظوری کی کمی کی وجہ سے خراب کیا گیا - نامزد عدالت ذریعے آرمز ایکٹ سمیت کسی دوسرے جرم میں کوئی درست ٹرائل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے پاس ایسا کوئی آزاد اختیار نہیں ہے۔

اس معاملے کے ملزم اشیا خاص طور پر اسلحہ اور گولہ بارود کی اسمگلنگ میں سرگرم طور پر مصروف تھے۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ان کی اسمگلنگ کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور تلاشی لی۔ اس کارروائی میں ڈی ایس پی نے تمام ملزموں کو گرفتار کیا اور ان سے ایک بندوق، پستول، کارتوس، سب مشین گن اور کچھ اور آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود ضبط کیا۔ تمام ملزموں پر ٹاڈا اور آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔

منظوری کے حکم اور استغاثہ کی جانب سے پیش کیے گئے دیگر گواہوں اور مواد کی بنیاد پر، نامزد عدالت نے پہلے ملزم کو مجرم قرار دیا اور اسے ٹاڈا کی دفعہ 5 کے تحت 7 سال قید کی سزا سنائی۔ دیگر تین ملزموں کو مجرم قرار

دیا گیا اور انہیں ٹاڈا کی دفعہ 5 کے تحت 5 سال قید کی سزا سنائی گئی۔

اس اپیل میں، اپیل گزاروں نے دیگر باتوں کے ساتھ دعوی کیا کہ استغاثہ کا ثبوت غیر حقیقی اور ناقابل اعتماد ہے اور استغاثہ کے لیے کوئی جائز منظوری نہیں ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:.1.1 قانونی منظوری قانونی ہے جو استغاثہ کے ادارے کو عدالت سے رجوع کرنے کے قابل بناتی ہے تاکہ عدالت کوٹی اے ڈی اے کے تحت جرم کا نوٹس لینے کے قابل بنایا جاسکے جیسا کہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ، اگر کوئی جائز منظوری نہیں تھی تو نامزد عدالت کو رپورٹ میں مذکور کسی بھی شخص کے خلاف مقدمہ چلانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ملتا ہے کیونکہ عدالت کو اس طرح کی منظوری کے بغیر جرم کا نوٹس لینے سے منع کیا گیا ہے۔اگر نامزد عدالت نے جائز منظوری کے بغیر جرم کا نوٹس لیا ہے، تو ایسی کارروائی دائرہ اختیار سے باہر ہے اور اس کے تحت کی جانے والی کوئی بھی کارروائی بھی دائرہ اختیار سے باہر ہوگی۔(361-بی-ڈی)

.1.2 نوٹس لینا وہ عمل ہے جو نامزد عدالت کو انجام دینا ہوتا ہے اور منظوری دینا ایک ایسا عمل ہے جسے منظوری دینے والے اتھارٹی کو انجام دینا ہوتا ہے۔مؤخر الذکر ٹاڈا کے تحت جرم یا جرائم کے لیے کسی خاص شخص کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت ہے۔نامزد عدالت کو جرم کا نوٹس لینے کے لیے منظوری نہیں دی جاتی ہے لیکن استغاثہ کرنے والی ایجنسی کو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ وہ متعلقہ عدالت سے رجوع کرے تاکہ وہ جرم کا نوٹس لے سکے اور رپورٹ میں شامل افراد کے خلاف مقدمہ چل سکے۔(360H;361A-B)

.2.1 منظوری کا حکم صرف دو دستاویزات کا حوالہ دیتا ہے جو صرف ڈی جی پی کے لیے اس بات پر غور کرنے کے لیے دستیاب تھے کہ منظوری دی جانی چاہیے یا نہیں۔ایک اس معاملے میں ایف آئی آر ہے اور دوسرا سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی طرف سے اجازت یا منظوری کے لیے بھیجا گیا خط ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈی جی پی کو لکھے اس خط میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کیس کے حقائق بیان کیے تھے۔لیکن اس نے درخواست کے ساتھ تحقیقات سے متعلق کوئی اور دستاویز یا اس کی کاپی نہیں بھیجی۔نہ ہی ڈی جی پی نے اپنے مشاہدے کے لیے کوئی دستاویز طلب کی۔ڈی جی پی کے سامنے مقدمہ چلانے کی منظوری دینے کے سوال پر غور کرنے کے لیے صرف ایف آئی آر کی کاپی اور کچھ حقائق پر مشتمل درخواست تھی۔ریکارڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ڈی جی پی نے کم از کم پولیس سپرنٹنڈنٹ کو اس کے ساتھ بات چیت کے لیے بلایا ہو۔ایسی صورت حال میں، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ منظوری دینے والی اتھارٹی نے اپنے دماغ کو مؤثر طریقے سے

استعمال کرنے کے بعد منظوری دے دی اور اس اطمینان پر پہنچنے کے بعد کہ عوامی مفاد میں یہ ضروری ہے کہ ملزم کے خلاف ٹاڈا کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ چونکہ ٹی اے ڈی اے کی دفعات زیادہ سخت ہیں اور فراہم کردہ جرمانہ زیادہ سخت ہے اور مقدمے کی سماعت کے لیے تجویز کردہ طریقہ کار خلاصہ اور جامع ہے، اس لیے دفعہ 20-اے(2) میں مذکور منظوری کے عمل کو دیگر تعزیراتی قوانین میں تجویز کردہ منظوری سے زیادہ سنجیدگی اور مکمل طور پر اپنایا جانا چاہیے۔(362-سی-ایف)

2.2. اس کے علاوہ، ڈی جی پی کی طرف سے ذہن کا استعمال نہ کرنا، اس معاملے میں دوسری صورت میں بھی بڑا ہے۔ فوری معاملے میں ڈی جی پی نے جو کیا وہ ٹاڈا کی دفعہ 3، 4 اور 5 کو شامل کرنے کی اجازت دینا تھا نہ کہ اپیل گزاروں کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری دینا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 3، 4 اور 5 کو شامل کرنے کی اجازت ہوم سکریٹری، جو کہ مجاز اتھارٹی ہے، نے بہت پہلے دی تھی اور ڈی ایس پی نے ڈی جی پی سے ایسی کوئی اجازت نہیں مانگی تھی۔ اس طرح نامزد عدالت یہ محسوس کرنے میں ناکام رہی کہ منظوری کا حکم منظوری کا حکم نہیں تھا بلکہ ڈی جی پی کی جانب سے ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 3,4 اور 5 کو شامل کرنے کی غیر ضروری اجازت تھی۔ ڈی جی پی نے بظاہر بہت ہی غیر معمولی انداز میں کام کیا اور دفعہ 20-اے(2) کے تحت استغاثہ کے لیے منظوری دینے (یا نہ دینے) کی اپنی قانونی ذمہ داری کو نبھانے کے بجائے ڈی ایس پی کی درخواست پر اس طرح پیش رفت کی جیسے کہ یہ ٹی اے ڈی اے توضیعات کو لاگو کرنے کی اجازت طلب کرنے والا خط ہو۔ لہذا، اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ اس معاملے میں استغاثہ کی طرف سے جس منظوری پر انحصار کیا گیا تھا وہ اس ڈی جی پی کے ذریعے قانون کے مطابق نہیں دی گئی تھی۔ فوری معاملے میں منظوری کا حکم، سنجیدگی سے غور وفکر کا نتیجہ نہیں ہے اور دستاویز اس معاملے سے متعلق اہم اور اہم پہلوؤں میں منظوری دینے والے اتھارٹی کے ذہن کے بہت کم استعمال کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ منظوری کو خراب کرتا ہے اور منظوری کے حکم کو ٹاڈا کی دفعہ 20-اے(2) کے تحت منظوری کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔(363F-H; 364-A-E)

ہیتندر روشنو ٹاکور بنام ریاست مہاراشٹر، (1994) 4 ایس سی سی 602 اور انیرودھ سنگھ جی کرن سنگھ جی جڈیجا بنام ریاست گجرات، (1995) 5 ایس سی سی 303، پر انحصار کیا۔

3.1. ملزم پر ٹاڈا جرم کے علاوہ کسی اور جرم کا الزام لگانے کے نامزد عدالت اختیار کا استعمال صرف ٹاڈا کے تحت کسی بھی جرم کے لیے کیے جانے والے مقدمے میں کیا جا سکتا ہے۔ جب ٹی اے ڈی اے کے تحت جرم کا مقدمہ نامزد عدالت ذریعے دفعہ 20-اے(2) میں تصور کردہ جائز منظوری کی کمی کی وجہ سے نہیں

چلایا جا سکتا تھا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس عدالت ذریعے آرمز ایکٹ کے تحت بھی کسی جرم کا کوئی درست مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا تھا۔ یہ واضح ہے کہ ایک نامزد عدالت پاس کسی دوسرے جرم کی سماعت کرنے کا کوئی آزاد اختیار نہیں ہے۔ لہذا، موجودہ معاملے میں نامزد عدالت ذریعے جمع کردہ مواد پر آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت کوئی سزا ممکن نہیں ہے۔(365-سی-ڈی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 19961909 وغیرہ۔

1994 کے خصوصی (ٹی اے ڈی اے) کیس نمبر 8 میں گجرات کے جام نگر میں نامزد عدالت 10.10.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے سشیل کمار، اے۔وی۔ پالی، اٹل شرما اور مسز ریکھا پالی؛

جواب دہندہ کے لیے ڈاکٹر۔این۔ایم۔گھٹاٹے، محترمہ ریکھا پانڈے اور محترمہ ہیمنتیکا وہی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

تھامس، جسٹس ؛ نامزد عدالت، جام نگر نے دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 (مختصر طور پر 'ٹاڈا') کی دفعہ 5 کے تحت 4 افراد کو مجرم قرار دیا۔ ان پر آرمز ایکٹ 1959 کی دفعہ 25 کے تحت کچھ جرائم کے لیے بھی مقدمہ چلایا گیا لیکن ٹرائل جج نے اس دفعہ کے تحت انہیں اس بنیاد پر سزا دینے سے گریز کیا کہ ٹاڈا کے تحت دوسرا جرم سنگین جہت کا ایک مجرمانہ جرم ہے۔ سزا کے معاملے میں ٹرائل عدالت نے پہلے ملزم رام بھائی ناتھ بھائی گڈھوی کے خلاف 7 سال کی سخت قید کی سزا سنائی، جبکہ دیگر تینوں کو صرف 5 سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی۔ سزا یافتہ افراد ٹاڈا کی دفعہ 19 کے تحت اپیل میں سامنے آئے ہیں اور ریاست گجرات نے پہلے ملزم کی سزا کو قانون میں فراہم کردہ زیادہ سے زیادہ حد تک بڑھانے کے لیے اپیل دائر کی ہے۔ ہم نے دونوں اپیلوں کو ایک ساتھ سنا۔

پہلا ملزم دوسرے ملزم کالو رام بھائی گڈھوی کا باپ اور چوتھے ملزم ناگشی ناتھ بھائی گڈھوی کا بڑا بھائی بھی ہے۔ تیسرا ملزم ہیتیش وجشی پنڈاریا ان کا پڑوسی ہے۔ ان کے خلاف مقدمے کی اصل بات یہ ہے کہ وہ سب اشیا خاص طور پر ہتھیاروں اور گولہ بارود کی اسمگلنگ میں سرگرم تھے۔ پہلے ملزم کو مذموم سرگرمیوں میں ملوث تمام ملزموں کے مشترکہ منصوبے کا کنگ پن بتایا جاتا ہے۔

استغاثہ کے مقدمے کی مزید تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، جام نگر کو ملزم کی سرگرمیوں کے بارے میں کچھ معلومات ملی تھیں اور اس لیے وہ 18.6.1993 پر صبح کے اوقات میں

پولیس اہلکاروں کے ایک دستے کے ساتھ کھمبلیا (ضلع جام نگر میں) میں ان کی رہائش گاہ کی طرف بڑھا۔ راستے میں، اس نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ (پی ڈبلیو-4) اور دو دیگر افراد اس آپریشن کے گواہ ہونے کے لیے جو آفنگ میں تھا۔ پہلے ملزم کی رہائش گاہ پر پہنچنے پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پہلے ملزم نے ہاتھ میں پستول لے کر دروازہ کھولا، لیکن اچانک پولیس نے اس پر قابو پا لیا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بھی اس سے پستول چھیننے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد پولیس پارٹی نے دوسرے ملزم کے گھر پر چھاپہ مارا اور ایک بندوق و دیگر ہوائی بندوق اور 10 کارتوس پر مشتمل بیلٹ کے علاوہ 67,000 روپے کے کرنسی نوٹ ضبط کیے۔ جب تیسرے ملزم کے شخص کی تلاشی لی گئی تو پستول اور کچھ کارتوس برآمد ہوئے۔ اس کے بعد پولیس ملزم کی آئس فیکٹری پر چھاپہ مارنا چاہتی تھی۔ اس کارروائی میں وہ اسمگل شدہ سامان پر مشتمل 9 خانوں کا پتہ لگانے میں کامیاب ہوئے۔ پہلے ملزم کو گرفتار کر لیا گیا اور پوچھ گچھ پر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ان جگہوں کے بارے میں معلوم ہوا جہاں پہلے ملزم نے دیگر اشیاء چھپائی تھیں۔ جب اسے ایسی ہی ایک جگہ لے جایا گیا تو اس نے پتھروں کا ڈھیر نکال دیا اور سب مشین گنوں، پستولوں، کارتوس وغیرہ پر مشتمل تھیلے کو الگ کر دیا۔ دوسری جگہ سے کچھ اور آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا گیا۔ 23.6.1993 پر پولیس نے چوتھے ملزم کو گرفتار کیا اور اس جگہ سے ایک پستول برآمد کیا جہاں وہ آتشیں اسلحہ چھپا ہوا تھا۔

ٹاڈا کی دفعہ 20اے(2) کے تحت مبینہ طور پر منظوری حاصل کرنے کے بعد تمام ملزموں کے خلاف استغاثہ شروع کیا گیا۔ مقدمے کی سماعت کے بعد نامزد عدالت نے چاروں ملزموں کو مجرم قرار دیا اور انہیں مذکورہ بالا کے مطابق سزا سنائی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اپیل کنندگان کو سزا اور سزا سے بری کرنے کے لیے ایک دوہری حکمت عملی اپنائی۔ وکیل نے شواہد کی صداقت پر حملہ کیا اور ہمیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ استغاثہ کا ثبوت غیر حقیقی اور ناقابل اعتماد ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ٹاڈا کی دفعہ 20 اے کے تحت منظوری کے جواز پر توجہ مرکوز کی۔

منظوری کے جواز سے متعلق دلیل پر پہلے اشتہار دینا فائدہ مند ہے، کیونکہ، اگر یہ دلیل منظوری کا حقدار ہے تو یہ پورے مقدمے کو خراب کر دیتا ہے اور پھر دوسرے دلیل پر ہارپ کرنا غیر ضروری ہوگا۔

ٹاڈا کی دفعہ 20اے(2) کے تحت:" کوئی بھی عدالت انسپکٹر جنرل آف پولیس، یا کمشنر آف پولیس کی پیشگی منظوری کے بغیر اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گی۔

نوٹس لینا وہ عمل ہے جو نامزد عدالت کو انجام دینا ہوتا ہے اور منظوری دینا ایک ایسا عمل ہے جسے

منظوری دینے والے اتھارٹی کو انجام دینا ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر سابقہ کے لیے ایک شرط کی مثال ہے۔ ذیلی دفعہ میں زیر غور منظوری ٹاڈا کے تحت جرم یا جرائم کے لیے کسی خاص شخص کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت ہے۔ ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ نامزد عدالت کو جرم کا نوٹس لینے کے لیے منظوری نہیں دی گئی ہے، بلکہ استغاثہ ایجنسی کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ متعلقہ عدالت سے رجوع کرے تاکہ وہ جرم کا نوٹس لے سکے اور رپورٹ میں پیش کیے گئے افراد کے خلاف مقدمہ چل سکے۔ اس طرح قانونی چارہ جوئی کرنے والی ایجنسی کو عدالت سے رجوع کرنے کے قابل بنانے کے لیے ایک درست منظوری لازمی ہے تاکہ عدالت کو ٹی اے ڈی اے کے تحت جرم کا تصفیہ کرنے کے قابل بنایا جا سکے جیسا کہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے۔ مطابقت یہ ہے کہ، اگر کوئی جائز منظوری نہیں تھی، تو نامزد عدالت کو رپورٹ میں مذکور کسی بھی شخص کے خلاف مقدمہ چلانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ملتا ہے کیونکہ عدالت کو اس طرح کی منظوری کے بغیر جرم کا نوٹس لینے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر نامزد عدالت نے جائز منظوری کے بغیر جرم کا نوٹس لیا ہے، تو ایسی کارروائی دائرہ اختیار سے باہر ہے اور اس کے تحت کی جانے والی کوئی بھی کارروائی بھی دائرہ اختیار سے باہر ہوگی۔

اس معاملے میں استغاثہ ٹاڈا کی دفعہ 20 اے (2) کے تحت منظوری کے طور پر 3.9.1993 پر Ext.63 پر انحصار کرتا ہے، جو کہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، احمد آباد کی طرف سے جاری کردہ ایک حکم ہے۔ ہم Ext 63 کو دوبارہ پیش کر رہے ہیں، ذیل میں:

"سیریل نمبر 55/93 کھمبلی /1/1909/1/1- جے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، ریاست گجرات، احمد آباد

بتاریخ۔ 3.9.93

مانا: (1) آرمز ایکٹ کے کھمبلیا پولیس اسٹیشن 25 ٹاڈا کی دفعہ 3، 4 اور 5 میں درج کردہ جرم کے سلسلے میں ایف آئی آر۔

(2) ڈی ایس پی جام نگر کے ذریعے ان کے خط نمبر RB/D/122/1993/1820 بتاریخ 9.8.93. کے ذریعے بھیجی گئی درخواست۔

آرمز ایکٹ کی دفعہ (b)(a)(b)(1)25 اور ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 3، 4 اور 5 اور خط نمبر 1 کے تحت کھمبلیا پولیس اسٹیشن ضلع جام نگر میں درج جرم کے سلسلے میں ایف آئی آر پر غور کرنے کے بعد۔ ڈی ایس پی ڈی ٹی کے خط نمبر RB/D/122/1993/1820 بتاریخ 9.8.93 ٹاڈا توضیعات کو احتیاط سے لاگو کرنے کی اجازت طلب کرنا۔ آئی اے آر ٹنڈن، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، ریاست گجرات، احمد آباد،

ٹاڈا (1993) دفعہ 20 (اے) (2) کی ترمیم شدہ توضیعات تحت دیے گئے اختیارات کے تحت ٹاڈا کے دفعہ 3، 4 اور 5 کو شامل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

اے آر نٹڈن

ڈائریکٹر جنرل آف پولیس

احمد آباد گجرات"

بظاہر ext.63 صرف دو دستاویزات کا حوالہ دیتا ہے جو صرف ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کے لیے اس بات پر غور کرنے کے لیے دستیاب تھے کہ منظوری دی جانی چاہیے یا نہیں۔ ایک اس معاملے میں ایف آئی آر ہے اور دوسرا سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے اجازت یا منظوری کے لیے بھیجا گیا خط ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈائریکٹر جنرل پولیس کو لکھے گئے اس خط میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کیس کے حقائق بیان کیے تھے۔ لیکن ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ اس نے درخواست کے ساتھ تحقیقات یا اس کی کاپی سے متعلق کوئی دوسری دستاویز نہیں بھیجی۔ نہ ہی ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے اس کے مشاہدے کے لیے کوئی دستاویز طلب کی۔ ڈی جی پی کے پاس مقدمہ چلانے کی منظوری دینے کے سوال پر غور کرنے کے لیے صرف ایف آئی آر کی کاپی اور کچھ حقائق پر مشتمل درخواست تھی۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر کچھ بھی نہیں ہے کہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے کم از کم سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو اس کے ساتھ بات چیت کے لیے بلایا تھا۔

ایسی صورت حال میں، کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ منظوری دینے والے اتھارٹی نے اپنے دماغ کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے بعد منظوری دے دی اور اس اطمینان پر پہنچنے کے بعد کہ عوامی مفاد میں یہ ضروری ہے کہ ملزم کے خلاف ٹاڈا کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ چونکہ ٹی اے ڈی اے توضیعات زیادہ سخت ہیں اور فراہم کردہ جرمانہ زیادہ سخت ہے اور مقدمے کی سماعت کے لیے تجویز کردہ طریقہ کار خلاصہ اور جامع ہے، اس لیے دفعہ 20 اے (2) میں مذکور منظوری کے عمل کو دیگر تعزیراتی قوانین میں تجویز کردہ منظوری سے زیادہ سنجیدگی اور مکمل طور پر اپنایا جانا چاہیے۔ ہم میں سے ایک (ڈاکٹر آنند، جے) نے ہیتند روشنو ٹھاکر اور دیگر بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، (1994) 4 ایس سی سی 602، میں وضاحت کی ہے۔ ٹاڈا کی دفعہ 20 اے کے تحت منظوری سے نمٹنے کے دوران، کہ

"یہ دفعہ واضح طور پر ایک شہری کو ٹاڈا کے تحت کسی بھی ناگوار مقدمے سے بچانے کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔ ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 20-اے (2) کے مطابق کوئی بھی عدالت ٹی اے ڈی اے کے تحت کسی جرم کا نوٹس نہیں لے سکتی جب تک کہ اس مجاز اتھارٹی کی طرف سے دفعہ کے ذریعہ مقرر کردہ جائز منظوری

نہ ہو۔

"انیرودھ سنگھ جی کرن سنگھ جی جڈیجا و دیگر بنام ریاست گجرات، (1995) 5 ایس سی سی 302 میں، تین ججوں کی بنچ نے ٹی اے ڈی اے کے تحت زیر غور منظوری کے وسیع اصولوں پر غور کیا تھا۔ بنچ نے اس معاملے میں نوٹ کیا کہ ٹاڈا کے تحت قانونی چارہ جوئی کے لیے ریاستی حکومت نے ٹاڈا کی سخت توضیعات خلاف اضافی حفاظتی اقدامات کے طور پر دو انتظامی ہدایات فراہم کی تھیں جس میں ڈی ایس پی کو ریاستی حکومت کی رضامندی درکار ہوگی۔ جب اس معاملے میں استغاثہ کی طرف سے انحصار کی گئی رضامندی پر غور کیا گیا تو تین ججوں کی بنچ نے مشاہدہ کیا کہ یہ ریاستی حکومت کی طرف سے مناسب ذہن سازی کے بغیر دی گئی تھی، حالانکہ مذکورہ رضامندی ڈی ایس پی کے ذریعے خطاب کردہ "کافی مکمل" خط کی بنیاد پر دی گئی تھی۔ مندرجہ ذیل مشاہدات مناسب ہیں:

"اب، اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈی ایس پی کا پیغام کافی مکمل ہے، جیسا کہ اس پیغام سے ظاہر ہوتا ہے جس کا مکمل طور پر اوپر حوالہ دیا گیا ہے، ہم یہ سوچنے کے لیے مائل ہیں کہ اپیل گزاروں کے خلاف ٹی اے ڈی اے کی سخت توضیعات استعمال پر راضی ہونے سے پہلے، حکومت کو خود کو مطمئن کرنے کے لیے کچھ اقدامات کرنے چاہئیں تھے کہ آیا ڈی ایس پی کی طرف سے جو کہا گیا تھا وہ ریکارڈ سے ثابت ہوا تھا، جو بظاہر موجودہ معاملے میں طلب نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ منظوری/ رضامندی 18.3.1995 پر، یعنی ڈی ایس پی کے پیغام کے اگلے ہی دن دی گئی تھی۔

(زور دیا گیا)

اگر کسی انتظامی ہدایت کے سلسلے میں بھی رضامندی کی مشق کو اس طرح کے بامعنی اور سنگین معاملے کے طور پر سمجھا جاتا ہے تو اس بات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ دفعہ 20 اے (2) جیسی قانونی شق کے تحت منظوری کی مشق کم نہیں ہوگی۔

اس کے علاوہ جو ہم نے اوپر دیکھا ہے، ریاست گجرات کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے ذہن کا استعمال نہ کرنا اس معاملے میں اور بھی بڑا ہے۔ Ext 63(supra) کے ایک جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے اپیل گزاروں کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے کوئی منظوری نہیں دی۔ حکم کا آخری حصہ پڑھتا ہے: " آئی اے آرٹنڈن، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، ریاست گجرات، احمد آباد، ٹاڈا (1993) دفعہ 20 (اے) (2) کی ترمیم شدہ توضیعات تحت عطا کردہ اختیارات کے تحت ٹاڈا کی دفعہ 3، 4 اور 5 کو شامل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس طرح، ڈائریکٹر جنرل آف

پولیس نے جو کیا وہ "ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 3، 4 اور 5 کو شامل کرنے" کی اجازت دینا تھا نہ کہ اپیل گزاروں کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری دینا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 3، 4 اور 5 کو شامل کرنے کی اجازت ہوم سکریٹری، جو کہ مجاز اتھارٹی ہے، نے بہت پہلے دی تھی اور ڈی ایس پی نے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس سے ایسی کوئی اجازت نہیں مانگی تھی۔ اس طرح نامزد عدالت اس ایکسٹینشن کو نوٹس کرنے میں ناکام رہی۔ 63 منظوری کا حکم نہیں تھا بلکہ ٹاڈا کی دفعہ 3، 4 اور 5 کو شامل کرنے کے لیے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی غیر ضروری اجازت تھی۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل نے، بظاہر، بہت ہی غیر معمولی انداز میں کام کیا اور دفعہ 20 (اے) (2) کے تحت اپنی قانونی ذمہ داریوں کو نبھانے کے بجائے استغاثہ کے لیے منظوری دینے (یا نہ دینے) کے لیے ڈی ایس پی کی درخواست پر کارروائی کی جو اس کے خط میں موجود ہے جس کی تاریخ 9.8.1993 ہے، گویا یہ ٹی اے ڈی اے توضیعات کو لاگو کرنے کی اجازت طلب کرنے والا خط تھا۔ اس مشق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے ایف آئی آر اور ڈی ایس پی کا خط جس کی تاریخ 9.8.1983 ہے، "پوری طرح دیکھ بھال" پر غور کرنے کی بات ہی چھوڑ دیں، اسے بھی نہیں پڑھا۔ ہم ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کے اس غیر معمولی نقطہ نظر پر اپنی سنگین تشویش کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایکسٹ کے سادہ پڑھنے پر۔ 63، لہذا، ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ یہ ایکٹ کی دفعہ 20 (اے) (2) کے مطابق اپیل گزاروں کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے منظوری کا حکم نہیں ہے۔

مذکورہ قانونی اور حقیقت پسندانہ موقف کے پیش نظر ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس معاملے میں استغاثہ کی طرف سے دی گئی منظوری کو ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نے قانون کے مطابق مطلوبہ انداز میں نہیں دیا تھا۔ Ext.63 سنجیدہ غور و فکر کا نتیجہ نہیں ہے اور یہ دستاویز معاملے سے متعلق اہم اور اہم پہلوؤں میں منظوری دینے والے اتھارٹی کے ذہن کے بہت کم استعمال کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ منظوری کو خراب کرتا ہے اور اس لیے ایکسٹینشن۔ 63 کو ٹاڈا کی دفعہ 20 اے (2) کے تحت منظوری کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔

اس صورتحال کا سامنا کرتے ہوئے، ریاست گجرات کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ یہ عدالت لیے کھلا ہے کہ وہ ملزم کو آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت ریکارڈ پر موجود شواہد کے ساتھ مجرم قرار دے کیونکہ ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 20 اے (2) میں موجود فیصلے کا آرمز ایکٹ کے تحت جرم پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔

مذکورہ دلیل کو واضح وجوہات کی بنا پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت جرم کے سلسلے میں مقدمہ نامزد عدالت نے ٹاڈا کی دفعہ 12 کے ذریعے دیے گئے مطلوبہ اختیارات کے تحت چلایا تھا۔ مذکورہ حصہ اس طرح پڑھتا ہے:

دیگر جرائم کے حوالے سے نامزد عدالتوں کا اختیار-(1) کسی بھی جرم کی سماعت کرتے وقت، ایک نامزد عدالت کسی بھی دوسرے جرم کی بھی سماعت کرسکتی ہے جس کے ساتھ ملزم پر ضابطہ اخلاق کے تحت اسی مقدمے میں فرد جرم عائد کی جاسکتی ہے اگر جرم اس طرح کے دوسرے جرم سے منسلک ہے۔

(2) اگر، اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کے مقدمے کی سماعت کے دوران، یہ پایا جاتا ہے کہ ملزم شخص نے اس ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کے تحت یا اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول کے تحت کوئی اور جرم کیا ہے، تو نامزد عدالت ایسے شخص کو اس طرح کے دوسرے جرم کا مجرم قرار دے سکتی ہے اور اس ایکٹ یا اس طرح کے اصول یا، جیسا بھی معاملہ ہو، اس طرح کے دوسرے قانون کے ذریعے مجاز کوئی سزا اس کی سزا کے لیے دے سکتی ہے۔

یہ واضح ہے کہ ٹاڈا کے جرائم کے علاوہ ملزم پر کسی بھی جرم کا الزام لگانے کے نامزد عدالت اختیار کا استعمال صرف ٹاڈا کے تحت کسی بھی جرم کے لیے کیے جانے والے مقدمے میں کیا جاسکتا ہے۔ جب ٹی اے ڈی اے کے تحت جرم کا مقدمہ نامزد عدالت ذریعے دفعہ 20-اے(2) میں تصور کردہ جائز منظوری کی کمی کی وجہ سے نہیں چلایا جاسکتا تھا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس عدالت ذریعے آرمز ایکٹ کے تحت بھی کسی جرم کا کوئی درست مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا تھا۔ یہ واضح ہے کہ ایک نامزد عدالت پاس کسی دوسرے جرم کی سماعت کرنے کا کوئی آزاد اختیار نہیں ہے۔ لہذا، موجودہ معاملے میں نامزد عدالت ذریعے جمع کردہ مواد پر آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت کوئی سزا ممکن نہیں ہے۔

مذکورہ قانونی حیثیت کے پیش نظر ہمیں ملزم کو بری کرنے کا حکم ریکارڈ کرنا ہوگا۔ لہذا ہم ان پر عائد سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور انہیں بری کرتے ہیں اور انہیں فوری طور پر آزاد کرنے کی ہدایت کرتے ہیں جب تک کہ کسی اور معاملے میں ان کی ضرورت نہ ہو۔ ملزم 4 کے ذریعے پھانسی دیے گئے ضمانت کے بانڈ خارج ہوجائیں گے۔

ریاست گجرات کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ ہم واضح کرسکتے ہیں کہ مذکورہ بالا بنیاد پر ملزم کو بری کرنے سے ریاست کو جائز منظوری کے ساتھ نئے سرے سے مقدمہ چلانے سے نہیں روکا جائے گا۔ ہم مشاہدہ کرسکتے ہیں کہ اگر ریاستی حکومت اس طرح کے کسی نئے مقدمے کی سماعت شروع کرنے کے امکانات پر غور کرتی ہے تو وہ اس حقیقت کو ذہن میں رکھے گی کہ پہلا ملزم ان تمام سالوں سے جیل میں رہا ہے جو اس کے خلاف پہلے ہی شروع کیے گئے استغاثہ کے مطابق ہے اور اس لیے، کیا یہ نیا مقدمہ شروع کرنا مطلوب ہوگا۔

اس طرح 1996 کی فوجداری اپیل نمبر 1909 کی اجازت دی گئی ہے اور 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 162 کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

پی۔ٹی۔

سی آر ایل۔اے نمبر 1909/96 کی اجازت ہے۔

سی آر ایل۔اے نمبر۔162/97 خارج کر دیا گیا۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:55
I am the author of this
document